© rasailojaraid.com

مثنوی زھر عشق اور اس کے نقاد

از محمد حسن

مرزا شوق کی مثنوی ''زھرعشق'' اردو ادب میں غیر معمولی شہرت رکھتی ھے ۔ اس مثنوی پر اردو زبان کے دو مشہور اھل قلم جناب مجنون گورکھپوری اور جناب مولانا عبد الماجد دریا بادی لے تنقیدیں لکھی ھیں ۔ زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے ان تنقیدوں کا محاسبہ کیا ھے اور واقعہ یہ ھے کہ بڑا سخت محاسبہ کیا ھے ۔

'' زھر عشق'' کے ناقدوں پر تنقید کرتے ھوئے جناب محمد حسن نے بعض بڑی فکر انگیز اور حقیقت رس باتیں کہی ھیں اور ان کے کہنے کا ادبی انداز بھی بے شک بڑا انوکھا اور جاندار ھے ۔ لیکن بد قسمتی سے کہیں کہیں ان کا لہجہ تلخی میں کافی غیر متین ھو گیا ھے اور وہ تنقید جیسے سنجیدہ موضوع میں اس طرح کے الفاظ لکھ گئے ھیں :۔ '' ماجد جو کچھ بھی کہتے ھیں جیسے بھی کہتے ھیں ، ڈھٹائی سے کہتے ھیں ۔ بدنامی کا ڈر نہ رسوائی کا خوف ۔ ھو بھی تو کیوں کر ۔ وہ خود ایسا معلوم ھوتا ھے کہ قلم کو بدنام اور تحریر کو رسوا کرنے کی نیت باندھے ھیں '' ۔

مجنون گورکھپوری کی تنقید پر اظہار رائے کرتے ھوئے بھی مصنف نے یہی لہجہ اختیار کیا ھے جو واقعی افسوناک ھے ۔ لیکن اس سے قطع نظر موصوف نے '' زھر عشق'' کے ناقدوں پر جو گرفت کی ھے ، وہ بہت حد تک مبنی بر حقیقت ھے اور اس سے تنقید عالی کی راھیں کھلتی ھیں ۔

جناب مجنون نے ''زھر عشق'' پر تنقید کرتے ھوئے ایک جگہ لکھا ھے :۔
'' انسان جب اخلاقیات معاشیات مذھبیات سیاسیات اور تمام دنیا بھر کے خرافات سے عاجز ھو جاتا ھے تب وہ فنون لطیفہ سے سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتا ھے ۔ چنانچہ فلسفہ جدید کے مسلمات میں سے ایک اھم مسئلہ یہ ھے کہ فنون لطیفہ کو در اصل اخلاقیات و مذھب سے کوئی علاقہ نہیں ... ''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جناب محمد حسن نے جناب مجنون کی اس رائے پر بڑی اچھی بحث کی ہے ' اس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں :- '' رہی بات فلسفے کی تو وہ مجذوب کی بڑ نہیں - ایک منظم فکر ہے جس میں غیر معمولی بے کلی اور اضطراب اس لئے محسوس ہوتا ہے کہ حقیقت کی حقیقت متعین کرنے میں وہ دوسرے علوم و فنون سے نمبر لے جانا چاہتا ہے۔ اس کا کام یہ نہیں کہ فیصلہ کرے کہ '' فنون لطیفہ کو در اصل اخلاقیات و مذہب سے کوئی علاقہ نہیں ''

اور مذہب کیا ہے اس بارے میں موصوف کا نقطہ نظر ملاحظہ ہو :-

'' مذہب سے جو مجنون کو ایک کد ہے اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ وہ مذہب کو عقائد کا گورکھ دھندا سمجھے بیٹھے ہیں - حالانکہ تمام علوم و فنون کے مجموعی شعور کا دوسرا نام مذہب ہے - تہذیب و تمدن کے راستہ ہی کو مذہب کہا جاتا ہے ' جس پر اخلاق و سیاست اور معاش و معیشت کے شاداب و بار آور درخت سایہ فگن ہیں کہ ان کی خوراک اسی سے حاصل ہوتی رہتی ہے - مذہب پر چلنے والے مہذب ہوئے جن سے تہذیب بنی جو علم و حکمت اور صنعت و حرفت و فنون کے ذریعہ تمناؤں اور ولولوں کی عکاسی کرتی رہی ہے '' -

بحیثیت مجموعی کتاب بڑی دلچسپ اور فکر انگیز ہے اور اردو کے تنقیدی ادب میں ایک قابل قدر اضافہ ہے - ضخامت ۱۳۴ صفحات ٹائپ میں چھپی ہے - کاغذ انہایت اعلیٰ قسم کا - جلد بڑی اچھی قیمت ۵-۷۵ روپے

ناشر — مطبوعات الحسن ۱۸۰ مسجد بازار بہار کالونی کراچی - ۲۰

(م ، س)

© rasailojaraid.com